Journal of Religion & Society **(JR&S)**
Available Online:
https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index
Print ISSN: 3006-1296Online ISSN: 3006-130X
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

Prevention of the Growing Trend of Drug Abuse in the Light of Islamic Teachings: An Analytical and Research Study

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں منشیات کے بڑھتے ہوئے رجحان کا تدارک: ایک تحقیقی مطالعہ

Dr. Muhammad Shah Faisal
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Alhamd Islamic University Islamabad
dr.shah.faisal@aiu.edu.pk
Dr. Farah Jabeen
Hod & Lecturer Department of Islamic Studies, Kips college khanna pul Islamabad
Dr. Sarfraz Hussain
Lecturer Islamic Studies, PSSSS Govt: Degree College Sanghar, Sindh
Dr. Yasir Hussain Satti
Assistant Professor, Department of Islamic Studies Alhamd Islamic University Islamabad
Dr. Muhammad Jahangir
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Alhamd Islamic University Islamabad

ABSTRACT

The increasing prevalence of drug abuse is one of the most significant social, moral, medical, and economic challenges of the contemporary world. Its harmful effects have adversely impacted individuals, families, and society at large. The younger generation, in particular, has become the primary victim of this devastating menace, resulting in physical illnesses, psychological disorders, family disintegration, criminal activities, unemployment, and moral decline. This research article presents an analytical and scholarly study of the causes, consequences, and effective remedies for the growing trend of drug abuse in the light of Islamic teachings. The study examines relevant Qur'ānic verses and Prophetic traditions (Aḥādīth) to demonstrate that Islam strictly prohibits everything that harms human intellect, health, morality, and social security. The Holy Qur'ān declares intoxicants to be an abomination and an act of Satan, commanding believers to abstain from them. Likewise, the Sunnah of the Prophet Muhammad ﷺ establishes comprehensive legal principles—such as "Every intoxicant is prohibited" and "Whatever intoxicates in large quantities is prohibited even in small quantities"—which encompass all forms of ancient and modern intoxicating substances. Furthermore, the opinions of classical Muslim jurists and contemporary Islamic scholars affirm that all modern narcotic drugs are unlawful (ḥarām), as they impair human intellect and inflict serious harm upon life and property. The findings of this study indicate that the prevention of drug abuse cannot be achieved through legal measures alone. Rather, it requires the promotion of faith (Īmān) and God-consciousness (Taqwā), religious and moral education, a strong family system, righteous companionship, an effective educational environment, social awareness, the implementation of the Islamic principles of enjoining good and forbidding evil, sound governmental legislation, and proper rehabilitation programs for drug addicts. The study concludes that the practical implementation of Islamic teachings at the individual, familial, educational, and state levels can significantly reduce the growing trend of drug abuse and contribute to the establishment of a healthy, morally upright, and peaceful Islamic society.

Keywords: *Drug Abuse, Islam, Holy Qur'ān, Prophetic Sunnah, Intoxicants, Youth, Maqāṣid al-Sharīʿah (Objectives of Islamic Law), Moral Education, Drug Prevention, Islamic Society.*

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر اسے عقل، شعور اور ارادہ عطا فرمایا اور اس کی جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی حفاظت کے لیے ایسی تعلیمات نازل فرمائیں جو ہر زمانے کے لیے مکمل اور جامع ہیں۔ اسلام کا بنیادی مقصد انسانی جان، عقل، دین، نسل اور مال کا تحفظ ہے۔ یہی وہ مقاصدِ شریعت ہیں جن پر ایک صالح اور متوازن معاشرے کی بنیاد قائم ہوتی ہے۔ ان مقاصد میں "حفظِ عقل" کو خصوصی اہمیت حاصل ہے، کیونکہ عقل ہی وہ نعمت ہے جس کے ذریعے انسان حق و باطل میں امتیاز کرتا، اپنے فرائض کو پہچانتا اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت اختیار کرتا ہے۔ اسی لیے اسلام نے ہر اس چیز کو حرام قرار دیا ہے جو عقل کو زائل کرے، انسانی شخصیت کو مسخ کرے یا معاشرے میں فساد کا باعث بنے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ۔[1]

دورِ حاضر میں منشیات کا بڑھتا ہوا استعمال ایک سنگین انفرادی، خاندانی، سماجی اور قومی مسئلہ بن چکا ہے۔ نشہ آور اشیاء نہ صرف انسانی صحت کو تباہ کرتی ہیں بلکہ اخلاقی اقدار کو پامال، خاندانی نظام کو کمزور، معاشی وسائل کو ضائع اور جرائم کی شرح میں اضافہ کرتی ہیں۔ نوجوان نسل، جو کسی بھی قوم کا سب سے قیمتی سرمایہ ہوتی ہے، اس فتنے سے سب سے زیادہ متاثر ہو رہی ہے۔ بے روزگاری، دوستوں کی بری صحبت، خاندانی بے توجہی، نفسیاتی دباؤ، سوشل میڈیا کے منفی اثرات اور منشیات کی آسان دستیابی اس رجحان کے اہم اسباب ہیں۔ نتیجتاً معاشرے میں چوری، ڈکیتی، قتل، گھریلو تشدد، خودکشی اور دیگر جرائم میں اضافہ دیکھنے میں آتا ہے۔ اسلام نے ابتدا ہی سے ہر اس شے کی ممانعت فرمائی ہے جو انسان کی عقل کو متاثر کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے واضح الفاظ میں ارشاد فرمایا:

كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔[2]

ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

ایک اور حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ۔[3]

جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کرے، اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔

فقہائے اسلام نے قرآن و سنت کی روشنی میں یہ اصول بیان کیا ہے کہ ہر وہ مادہ جو عقل کو زائل کرے، خواہ اس کا نام شراب ہو، افیون، ہیروئن، چرس، کوکین، آئس یا کوئی جدید کیمیائی نشہ، سب حرمت کے حکم میں داخل ہیں۔ اس سلسلے میں علامہ ابنِ حجر ہیتمی لکھتے ہیں کہ ہر وہ چیز جو عقل کو فاسد یا معطل کر دے، شرعاً ممنوع اور حرام ہے۔[4]

اسی طرح علامہ یوسف القرضاوی نے واضح کیا ہے کہ جدید دور کی تمام نشہ آور ادویات اور کیمیائی مادے شراب ہی کے حکم میں ہیں، کیونکہ ان کی علت عقل کا زائل ہونا اور انسانی صحت کو نقصان پہنچانا ہے۔[5]

منشیات کا مسئلہ صرف قانونی یا طبی مسئلہ نہیں بلکہ ایک دینی، اخلاقی اور تہذیبی چیلنج بھی ہے۔ اگر اس کا علاج صرف سزا، قانون یا طبی مراکز تک محدود رکھا جائے تو مطلوبہ نتائج حاصل نہیں ہو سکتے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ قرآن و سنت کی تعلیمات، اسلامی اخلاق، مضبوط خاندانی نظام، دینی تربیت، مؤثر تعلیمی نظام، سماجی شعور اور حکومتی اقدامات کو باہم مربوط کیا جائے۔ اسلام انسان کے اندر تقویٰ، احساسِ ذمہ داری، اللہ تعالیٰ کی جوابدہی اور نفس کی اصلاح کا ایسا جذبہ پیدا کرتا ہے جو ہر قسم کی برائی، خصوصاً منشیات جیسے مہلک فتنے سے محفوظ رہنے میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ زیرِ نظر تحقیقی مطالعے میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں منشیات کے تصور، ان کی شرعی

[1] سورۃ المائدۃ:90

[2] القشیری، مسلم بن حجاج،، صحیح مسلم، کتاب الأشربۃ، باب: بیان أن کل مسکر خمر وأن کل خمر حرام، مکتبۃ دار السلام، ریاض،2000ء، حدیث: 2003

[3] امام ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، سنن أبي داود، کتاب الأشربۃ، باب: النھي عن المسکر، مکتبۃ دار السلام، ریاض،2009ء، حدیث: 3681

[4] ابن حجر الہیتمی، احمد بن محمد، الزواجر عن اقتراف الکبائر، دار الفکر، بیروت،1987ء، ج: 2، ص: 337

[5] یوسف القرضاوی، الحلال والحرام في الإسلام، مکتبۃ وہبہ، قاہرہ،2002ء، ص: 86

حیثیت، انفرادی و اجتماعی نقصانات، اسباب اور ان کے تدارک کے لیے قرآن و سنت، فقہِ اسلامی اور معاصر اسلامی فکر کی روشنی میں جامع اور علمی تجزیہ پیش کیا جائے گا، تاکہ یہ واضح ہو سکے کہ اسلام نے اس مہلک معاشرتی مسئلے کے حل کے لیے نہایت متوازن، مؤثر اور ہمہ گیر رہنمائی فراہم کی ہے۔

منشیات کا مفہوم، اقسام اور شرعی حیثیت

منشیات کا مفہوم

لفظ "منشیات" عربی لفظ "مُخَدِّر" سے ماخوذ ہے، جس کے لغوی معنی ہیں: "سست کرنے والی، بے حس کرنے والی یا ڈھانپ دینے والی چیز۔" اصطلاح میں منشیات سے مراد وہ تمام قدرتی یا مصنوعی اشیاء ہیں جو انسانی دماغ، اعصابی نظام اور شعور پر اثر انداز ہو کر عقل، ادراک، احساس اور قوتِ فیصلہ کو متاثر کریں، انسان میں جسمانی یا نفسیاتی انحصار پیدا کریں اور اس کی انفرادی و اجتماعی زندگی کو نقصان پہنچائیں۔ اس تعریف میں شراب، چرس، افیون، ہیروئن، کوکین، آئس، مارفین اور دیگر تمام نشہ آور ادویات شامل ہیں۔ فقہائے اسلام نے اگرچہ قدیم دور میں جدید کیمیائی منشیات کا مشاہدہ نہیں کیا تھا، تاہم انہوں نے ایک ایسا اصول بیان کیا جو ہر زمانے کی تمام نشہ آور اشیاء پر منطبق ہوتا ہے، یعنی ہر وہ چیز جو عقل کو زائل کرے یا اس کے صحیح استعمال میں رکاوٹ بنے، وہ ممنوع اور حرام ہے۔ علامہ ابن منظور لکھتے ہیں:

الخمر ما خامر العقل وستره۔[6]

خمر ہر وہ چیز ہے جو عقل کو ڈھانپ لے اور اس کے صحیح کام کرنے کی صلاحیت کو ختم کر دے۔

علامہ راغب اصفہانی بھی بیان کرتے ہیں کہ "خمر" کا اطلاق ہر اس چیز پر ہوتا ہے جو عقل کو چھپا دے اور انسان کے شعور کو متاثر کرے۔[7]

منشیات کی اقسام

جدید طب اور فقہ اسلامی کی روشنی میں منشیات کو کئی اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے، جن میں اہم درج ذیل ہیں:

قدرتی منشیات: مثلاً افیون، بھنگ، چرس اور کوکا کے پتے۔

نیم مصنوعی منشیات: مثلاً ہیروئن اور مارفین، جو قدرتی مادوں سے تیار کی جاتی ہیں۔

مصنوعی یا کیمیائی منشیات: مثلاً آئس، ایل ایس ڈی، ایمفیٹامین اور دیگر کیمیائی نشہ آور اشیاء۔

طبی ادویات کا ناجائز استعمال: بعض درد کش اور سکون آور ادویات کو نشے کی غرض سے استعمال کرنا بھی منشیات کے زمرے میں آتا ہے۔

اگرچہ ان اشیاء کے نام، شکلیں اور کیمیائی ترکیبیں مختلف ہیں، لیکن ان سب میں مشترک علت عقل پر منفی اثر، جسمانی نقصان اور نفسیاتی انحصار ہے۔ اسی بنیاد پر شریعتِ اسلامیہ ان سب کو ممنوع قرار دیتی ہے۔

منشیات کی شرعی حیثیت

اسلام نے انسان کی عقل کو اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت قرار دیا ہے اور اس کے تحفظ کو مقاصدِ شریعت میں شامل کیا ہے۔ اسی لیے قرآن مجید نے ابتدا میں شراب کے نقصانات کی طرف توجہ دلائی، پھر نماز کی حالت میں اس کے استعمال سے روکا اور آخر کار قطعی طور پر اس کی حرمت کا حکم نازل فرمایا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ۔[8]

اس آیت میں اگرچہ لفظ "خمر" استعمال ہوا ہے، لیکن احادیثِ نبویہ نے اس کی تشریح کرتے ہوئے واضح کر دیا کہ ہر نشہ آور چیز اسی حکم میں شامل ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔[9]

ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

[6] محمد بن مکرم ابن منظور، لسان العرب، دار صادر، بیروت، 1994ء، ج: 4، ص: 255

[7] حسین بن محمد راغب اصفہانی، المفردات في غریب القرآن، دار القلم، دمشق، 2009ء، ص: 298

[8] سورة المائدة: 90

[9] القشیری، صحیح مسلم، کتاب الأشربة، باب: بیان أن کل مسکر خمر وأن کل خمر حرام، حدیث: 2003

مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ۔[10]

جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کرے، اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔

اس حدیث سے یہ اصول مستنبط ہوتا ہے کہ کسی نشہ آور مادے کی قلیل مقدار کو بھی جائز قرار نہیں دیا جا سکتا، کیونکہ وہ انسان کو بتدریج نشے اور اس کی لت کی طرف لے جاتی ہے۔ امام نووی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ تمام نشہ آور اشیاء خواہ مائع ہوں یا جامد، قدیم ہوں یا جدید، سب کی حرمت پر امت کا اجماع ہے۔[11] شیخ الاسلام ابن تیمیہ بھی فرماتے ہیں کہ حشیش اور دیگر تمام نشہ آور اشیاء شراب ہی کے حکم میں داخل ہیں، بلکہ بعض اوقات ان کا نقصان شراب سے بھی زیادہ ہوتا ہے، کیونکہ یہ عقل، دین، اخلاق اور جسم کو بیک وقت تباہ کرتی ہیں۔[12]

علامہ یوسف القرضاوی لکھتے ہیں کہ جدید دور کی تمام منشیات، خواہ وہ انجکشن، گولی، پاؤڈر یا کسی اور شکل میں ہوں، ان کی حرمت کی بنیاد یہی ہے کہ وہ انسانی عقل، صحت اور معاشرے کو نقصان پہنچاتی ہیں، جبکہ اسلام ہر ضرر رساں چیز کو ممنوع قرار دیتا ہے۔[13]

اس تفصیل سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام نے منشیات کی حرمت کو صرف شراب تک محدود نہیں رکھا بلکہ ہر اس مادے کو حرام قرار دیا ہے جو عقل کو متاثر کرے، انسان کی صحت کو نقصان پہنچائے، معاشرتی فساد کا سبب بنے یا اسے اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور معاشرتی ذمہ داریوں سے غافل کر دے۔ یہی جامع اسلامی اصول جدید دور میں سامنے آنے والی ہر نئی قسم کی منشیات پر بھی یکساں طور پر لاگو ہوتا ہے۔

قرآنِ مجید کی روشنی میں منشیات کی ممانعت

اسلام ایک ایسا مکمل ضابطۂ حیات ہے جو انسان کی جسمانی، ذہنی، روحانی اور معاشرتی زندگی کے ہر پہلو کی اصلاح کرتا ہے۔ چونکہ منشیات انسانی عقل، صحت، اخلاق اور معاشرتی امن کو تباہ کرتی ہیں، اس لیے قرآنِ مجید نے ان تمام اشیاء کی ممانعت کے بنیادی اصول بیان کیے ہیں جو انسان کو اللہ تعالیٰ کی یاد، عبادت اور صالح زندگی سے غافل کر دیں۔ اگرچہ قرآنِ کریم میں جدید منشیات کے نام مذکور نہیں، تاہم ان کی حرمت ایسے قطعی اصولوں سے ثابت ہوتی ہے جن کا اطلاق ہر نشہ آور چیز پر ہوتا ہے۔

خمر کی قطعی حرمت

قرآنِ مجید نے شراب کی حرمت کو تدریجی انداز میں بیان کیا، یہاں تک کہ آخرکار اسے مکمل طور پر حرام قرار دے دیا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ۔ إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ۔[14]

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے خمر کو "رجس" (ناپاک) اور "شیطانی عمل" قرار دیا ہے، نیز یہ بھی واضح فرمایا کہ اس کا نتیجہ باہمی دشمنی، نفرت، اللہ کی یاد سے غفلت اور نماز سے دوری ہے۔ یہی تمام خرابیاں جدید منشیات میں بدرجۂ اولیٰ موجود ہیں۔ علامہ ابن کثیر ان آیات کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے شراب سے اجتناب کا حکم اس لیے دیا کہ یہ دین و دنیا دونوں کے لیے نقصان دہ ہے اور انسان کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے دور کر دیتی ہے۔[15]

شراب کے نقصان کو نفع پر ترجیح دینا

قرآنِ کریم نے شراب کے بارے میں ابتدائی مرحلے میں ہی اس کے نقصان کو اس کے ممکنہ فائدے سے زیادہ قرار دیا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۖ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِن نَّفْعِهِمَا۔[16]

---

[10] امام ابوداؤد، سنن أبي داود، کتاب الأشربة، باب: النهي عن المسكر، حدیث: 3681

[11] یحییٰ بن شرف النووی، المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج، دار إحياء التراث العربي، بیروت، 1392ھ، ج: 13، ص: 158

[12] احمد بن عبد الحلیم ابن تیمیہ، مجموع الفتاوی، مجمع الملک فهد لطباعة المصحف الشريف، مدینہ منورہ، 2004ء، ج: 34، ص: 204

[13] یوسف القرضاوی، الحلال الحرام في الإسلام، ص: 84-87

[14] سورة المائدة: 90-91

[15] اسماعیل بن عمر ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، دار طیبة، ریاض، 1999ء، ج: 3، ص: 176

[16] سورة البقرة: 219

یہ آیت ایک اہم شرعی اصول بیان کرتی ہے کہ اگر کسی چیز میں وقتی یا محدود فائدہ ہو لیکن اس کا نقصان زیادہ ہو تو شریعت اسے ممنوع قرار دیتی ہے۔ یہی اصول منشیات پر بھی پوری طرح صادق آتا ہے، کیونکہ ان سے وقتی لذت یا سکون حاصل ہو سکتا ہے، مگر ان کے جسمانی، ذہنی، اخلاقی، خاندانی اور معاشرتی نقصانات کہیں زیادہ سنگین ہوتے ہیں۔ امام قرطبی لکھتے ہیں کہ اس آیت میں عقل مند انسان کو یہ تعلیم دی گئی ہے کہ وہ نقصان والی چیز کو معمولی فائدے کی خاطر اختیار نہ کرے۔[17]

عقل کے تحفظ کا قرآنی اصول

اسلام نے عقل کو اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت قرار دیا ہے۔ اسی لیے قرآنِ مجید بار بار انسان کو غور و فکر، تدبر اور تعقل کی دعوت دیتا ہے۔ منشیات چونکہ عقل کو متاثر کرتی ہیں، اس لیے وہ قرآن کے اس بنیادی مقصد کے خلاف ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ۔[18]

اسی طرح ارشاد فرمایا:

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ۔[19]

یہ آیات اس حقیقت کو واضح کرتی ہیں کہ اسلام انسان سے عقل کے صحیح استعمال کا مطالبہ کرتا ہے، جبکہ منشیات عقل کو معطل اور قوتِ فیصلہ کو ختم کر دیتی ہیں، اس لیے وہ اسلامی تعلیمات کے منافی ہیں۔ علامہ آلوسی لکھتے ہیں کہ قرآن میں تعقل کی بار بار تاکید اس بات کی دلیل ہے کہ عقل کی حفاظت شریعت کے بنیادی مقاصد میں شامل ہے۔[20]

اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالنے کی ممانعت

منشیات انسانی جسم کو تباہ کرتی ہیں، اس لیے قرآنِ مجید نے ہر اس عمل سے منع فرمایا ہے جو انسان کو ہلاکت میں مبتلا کرے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ۔[21]

اسی طرح فرمایا:

وَلَا تَقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا۔[22]

مفسرین نے ان آیات سے استدلال کیا ہے کہ ہر وہ کام جو انسان کی جان، صحت یا زندگی کو نقصان پہنچائے، شرعاً ممنوع ہے۔ منشیات چونکہ جسمانی بیماریوں، ذہنی اضطراب، نفسیاتی امراض اور قبل از وقت موت کا سبب بنتی ہیں، اس لیے وہ ان آیات کے عمومی حکم میں شامل ہیں۔

علامہ ابن عاشور لکھتے ہیں کہ ان آیات کا مقصد انسانی جان اور صحت کی حفاظت کو یقینی بنانا ہے، لہٰذا ہر ضرر رساں عمل ان کے تحت ممنوع ہوگا۔[23]

فضول خرچی اور مال کے ضیاع کی ممانعت

منشیات کا استعمال نہ صرف صحت بلکہ مال کی تباہی کا بھی سبب بنتا ہے۔ قرآنِ کریم نے فضول خرچی اور بے جا اخراجات کو شیطانی عمل قرار دیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا۔إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ۔[24]

---

[17] محمد بن احمد القرطبی، الجامع لأحکام القرآن، مؤسسة الرسالة، بیروت، 2006ء، ج: 4، ص: 286

[18] سورة البقرة:242

[19] سورة الروم:24

[20] محمود بن عبد اللہ الآلوسی، روح المعاني، دار الکتب العلمیة، بیروت، 1994ء، ج: 2، ص: 271

[21] سورة البقرة:195

[22] سورة النساء:29

[23] محمد الطاہر ابن عاشور، التحریر والتنویر، الدار التونسیة للنشر، تونس، 1984ء، ج: 5، ص: 39

[24] سورة الإسراء:26-27

منشیات پر خرچ ہونے والا مال نہ صرف ضائع ہوتا ہے بلکہ خاندان کے معاشی استحکام کو بھی متاثر کرتا ہے، اس لیے یہ آیت منشیات کی قباحت پر بھی دلالت کرتی ہے۔ امام شوکانی لکھتے ہیں کہ ہر ایسا خرچ جو گناہ، فساد یا نقصان کے کام میں ہو، وہ تبذیر کے حکم میں داخل ہے۔[25]

ان قرآنی تعلیمات سے واضح ہوتا ہے کہ اگرچہ جدید منشیات کا نام قرآنِ مجید میں مذکور نہیں، لیکن قرآن نے ایسے جامع اصول عطا کیے ہیں جن کی روشنی میں ہر وہ چیز حرام قرار پاتی ہے جو عقل کو زائل کرے، جان کو نقصان پہنچائے، مال کو ضائع کرے، انسان کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کرے اور معاشرے میں فساد کا باعث بنے۔ اس لیے منشیات کی تمام جدید اقسام قرآنِ کریم کے بیان کردہ انہی اصولوں کے تحت قطعی طور پر ممنوع اور حرام ہیں۔

احادیثِ نبوی ﷺ کی روشنی میں منشیات کی ممانعت

قرآنِ مجید نے خمر اور ہر اس چیز سے اجتناب کا حکم دیا ہے جو انسان کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل اور عقل کو متاثر کرے، جبکہ سنتِ نبوی ﷺ نے اس حکم کی مزید وضاحت کرتے ہوئے ہر قسم کی نشہ آور اشیاء کی حرمت کو صراحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ اگرچہ عہدِ نبوی ﷺ میں آج کی طرح کیمیائی منشیات موجود نہیں تھیں، تاہم رسول اللہ ﷺ نے ایسے جامع اصول بیان فرمائے جن کی روشنی میں ہر دور کی تمام نشہ آور اشیاء، خواہ وہ مائع ہوں یا جامد، قدرتی ہوں یا مصنوعی، حرام قرار پاتی ہیں۔

ہر نشہ آور چیز کی حرمت

اسلامی شریعت کا بنیادی اصول یہ ہے کہ ہر وہ چیز جو عقل کو زائل یا متاثر کرے، وہ حرام ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔[26]

ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے لفظ "کل" استعمال فرمایا ہے جو عموم پر دلالت کرتا ہے۔ اس بنا پر ہر وہ مادہ جو عقل پر اثر انداز ہو، خواہ اس کا نام شراب، ہیروئن، چرس، آئس، کوکین یا کوئی اور جدید منشیات ہو، وہ اس حکم میں شامل ہے۔

تھوڑی مقدار بھی حرام ہے

بعض لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ اگر نشہ آور چیز معمولی مقدار میں استعمال کی جائے تو وہ جائز ہے، لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس غلط فہمی کو دور کرتے ہوئے فرمایا:

مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ۔[27]

جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کرے، اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔

یہ حدیث اس بات کی قطعی دلیل ہے کہ منشیات کا تجرباتی یا تفریحی استعمال بھی شرعاً ناجائز ہے، کیونکہ یہی معمولی استعمال بعد میں لت اور تباہی کا سبب بنتا ہے۔

ہر نشہ آور اور مفتر چیز کی ممانعت

رسول اللہ ﷺ نے صرف نشہ آور اشیاء ہی نہیں بلکہ ہر اس چیز سے بھی منع فرمایا جو جسم اور اعصاب میں سستی، بے حسی اور غفلت پیدا کرے۔ حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے:

نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ وَمُفَتِّرٍ[28]۔

رسول اللہ ﷺ نے ہر نشہ آور اور جسم و اعصاب کو سست کرنے والی چیز سے منع فرمایا۔

علمائے حدیث نے "مفتر" سے مراد ایسی اشیاء لی ہیں جو انسان کی قوتِ فکر، احساس اور جسمانی فعالیت کو مفلوج کر دیں۔ جدید منشیات اسی تعریف میں شامل ہیں۔

شراب تمام برائیوں کی جڑ ہے

رسول اللہ ﷺ نے نشہ آور اشیاء کو معاشرتی برائیوں کا سرچشمہ قرار دیا ہے۔ حضرت عثمان بن عفانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

[25] محمد بن علی الشوکانی، فتح القدیر، دار ابن کثیر، دمشق، 1994ء، ج: 3، ص: 301

[26] القشیری، صحیح مسلم، کتاب الأشربة، باب: بیان أن كل مسکر خمر وأن كل خمر حرام، حدیث نمبر 2003

[27] امام ابو داؤد، سنن أبي داود، کتاب الأشربة، باب: النهي عن المسکر، حدیث نمبر 3681

[28] امام ابو داؤد، سنن أبي داود، کتاب الطب، باب: في الأدوية المكروهة، حدیث نمبر 3871

اجْتَنِبُوا الْخَمْرَ، فَإِنَّهَا أُمُّ الْخَبَائِثِ۔[29]

شراب سے بچو، کیونکہ یہ تمام برائیوں کی جڑ ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نشہ انسان کو دیگر کبیرہ گناہوں، جیسے قتل، زنا، چوری، ظلم اور قطع رحمی کی طرف بھی لے جاتا ہے، اس لیے اسلام نے ابتدا ہی میں اس کا راستہ بند کر دیا۔

نشہ آور اشیاء کے استعمال، خرید و فروخت اور تعاون کی ممانعت

اسلام صرف منشیات کے استعمال کو ہی نہیں بلکہ اس کے تمام ذرائع کی حوصلہ شکنی کرتا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَعَنَ اللَّهُ الْخَمْرَ وَشَارِبَهَا وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَمُبْتَاعَهَا وَعَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُولَةَ إِلَيْهِ۔[30]

اللہ تعالیٰ نے شراب، اس کے پینے والے، پلانے والے، بیچنے والے، خریدنے والے، بنانے والے، بنوانے والے، اٹھانے والے اور جس کے لیے اٹھائی جائے، سب پر لعنت فرمائی ہے۔

اس حدیث سے فقہاء نے استدلال کیا ہے کہ منشیات کی تیاری، اسمگلنگ، خرید و فروخت، ترسیل اور اس کاروبار میں کسی بھی قسم کا تعاون شرعاً ناجائز ہے۔

ائمہ و فقہاء کی آراء

امام نوویؒ لکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ ہر وہ چیز جو عقل کو زائل کرے، خواہ اس کی شکل کوئی بھی ہو، حرام ہے اور اس پر امت کا اجماع ہے۔[31]

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں کہ حشیش اور دیگر نشہ آور اشیاء بھی خمر ہی کے حکم میں داخل ہیں، بلکہ بعض صورتوں میں ان کا فساد شراب سے بھی بڑھ کر ہوتا ہے، کیونکہ وہ عقل، اخلاق، دین اور جسم سب کو تباہ کر دیتی ہیں۔[32]

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ لکھتے ہیں کہ حدیث "کل مسکر حرام" ایک جامع قاعدہ ہے، جس کے تحت ہر دور میں پیدا ہونے والی تمام نشہ آور اشیاء کی حرمت ثابت ہوتی ہے۔[33]

ان احادیثِ نبویہ اور ائمہ امت کی تصریحات سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ اسلام نے منشیات کی ہر قسم کو نہ صرف استعمال کے اعتبار سے حرام قرار دیا ہے بلکہ اس کی پیداوار، تجارت، ترسیل اور معاونت کو بھی ممنوع ٹھہرایا ہے۔ سنتِ نبوی ﷺ کے یہ جامع اصول جدید دور میں سامنے آنے والی تمام کیمیائی اور مصنوعی منشیات پر یکساں طور پر منطبق ہوتے ہیں، کیونکہ ان سب کی مشترک علت عقل کا زائل ہونا، صحت کی تباہی اور معاشرتی فساد کا فروغ ہے۔

منشیات کے انفرادی، خاندانی اور معاشرتی نقصانات

اسلام ایک ایسا جامع نظامِ حیات پیش کرتا ہے جس کا بنیادی مقصد انسان کی جان، عقل، دین، مال اور نسل کی حفاظت ہے۔ منشیات کا استعمال ان تمام مقاصدِ شریعت کے منافی ہے، کیونکہ یہ نہ صرف فرد کی جسمانی و ذہنی صحت کو تباہ کرتا ہے بلکہ خاندان، معاشرے اور ریاست کے استحکام کو بھی شدید نقصان پہنچاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے ہر نشہ آور شے کو حرام قرار دے کر انسان اور معاشرے کو اس کے تباہ کن اثرات سے محفوظ رکھنے کا اہتمام کیا ہے۔

انفرادی نقصانات

منشیات کا سب سے پہلا اور شدید اثر خود استعمال کرنے والے فرد پر پڑتا ہے۔ نشہ انسان کی قوتِ فیصلہ، حافظہ، سوچنے کی صلاحیت اور اعصابی نظام کو متاثر کرتا ہے۔ مسلسل استعمال سے دل، جگر، گردے، پھیپھڑے اور دماغ مختلف بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں، جبکہ نفسیاتی اضطراب، ڈپریشن، بے چینی، خود اعتمادی کا خاتمہ اور خودکشی کے رجحانات بھی پیدا ہوتے ہیں۔ اسلام عقل کو اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت قرار دیتا ہے، اس لیے اس کے ضیاع کو سخت ناپسند کرتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

---

[29] امام نسائی، السنن الکبری، کتاب الأشربۃ، باب: التشدید فی شرب الخمر، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، 2001ء، حدیث نمبر 5666

[30] امام ابو داؤد، سنن أبي داود، کتاب الأشربۃ، باب: في ثمن الخمر، حدیث نمبر 3674

[31] یحییٰ بن شرف النووی، المنھاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج، ج: 13، ص: 158

[32] احمد بن عبد الحلیم ابن تیمیہ، مجموع الفتاوی، مجمع الملک فهد لطباعة المصحف الشریف، مدینہ منورہ، 2004ء، ج: 34، ص: 204

[33] احمد بن علی ابن حجر العسقلانی، فتح الباري شرح صحیح البخاري، دار المعرفۃ، بیروت، 1379ھ، ج: 10، ص: 45

وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ۔[34]

اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالو۔

علامہ ابن کثیر اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ ہر وہ عمل جو انسان کی جان یا صحت کو نقصان پہنچائے، اس آیت کے حکم میں داخل ہے۔[35]

رسول اللہ ﷺ نے بھی انسان کو اپنے آپ کو نقصان پہنچانے سے منع فرمایا:

لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ۔[36]

نہ خود نقصان پہنچاؤ اور نہ دوسرے کو نقصان پہنچاؤ۔

یہ حدیث اس بات کی واضح دلیل ہے کہ ہر ایسا عمل جو انسانی صحت یا زندگی کو نقصان پہنچائے، شریعت میں ممنوع ہے، اور منشیات اس کی نمایاں مثال ہیں۔

خاندانی نقصانات

منشیات کا استعمال صرف ایک فرد کا مسئلہ نہیں رہتا بلکہ اس کے اثرات پورے خاندان کو متاثر کرتے ہیں۔ نشے کا عادی شخص اپنی معاشی ذمہ داریاں پوری نہیں کر پاتا، جس سے بیوی، بچوں اور والدین کی ضروریات متاثر ہوتی ہیں۔ گھریلو تشدد، طلاق، اولاد کی تعلیم سے غفلت، خاندانی جھگڑے اور والدین کی نافرمانی جیسے مسائل جنم لیتے ہیں۔ اسلام نے خاندان کو معاشرے کی بنیادی اکائی قرار دیا ہے اور اس کی حفاظت پر زور دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا۔[37]

اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ۔

امام طبری اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ والدین پر لازم ہے کہ وہ اپنے اہلِ خانہ کی دینی، اخلاقی اور عملی تربیت کریں اور ہر اس چیز سے بچائیں جو ان کے دین و دنیا کے لیے نقصان دہ ہو۔[38]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ۔[39]

تم میں سے ہر شخص ذمہ دار ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

یہ حدیث اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ والدین اور خاندان کے سربراہ پر لازم ہے کہ وہ اپنے گھر کو منشیات جیسے فتنوں سے محفوظ رکھے۔

معاشرتی نقصانات

منشیات معاشرے میں جرائم، بدامنی، بے روزگاری، غربت اور اخلاقی انحطاط کا سبب بنتی ہیں۔ منشیات کا عادی شخص اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے چوری، ڈکیتی، دھوکہ دہی اور دیگر جرائم کا ارتکاب کر سکتا ہے، جس سے معاشرتی امن تباہ ہوتا ہے۔ اسی طرح منشیات کی غیر قانونی تجارت دہشت گردی، اسمگلنگ اور منظم جرائم کو بھی فروغ دیتی ہے۔ قرآنِ مجید فساد فی الارض سے سختی سے منع کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا۔[40]

زمین میں اصلاح کے بعد فساد نہ پھیلاؤ۔

---

[34] سورۃ البقرۃ:195

[35] اسماعیل بن عمر ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ج: 1، ص: 693

[36] امام ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، کتاب الأحکام، باب: من بنى في حقه ما يضر بجاره، مکتبۃ دار السلام، ریاض، 2007ء، حدیث نمبر 2340

[37] سورۃ التحریم:6

[38] محمد بن جریر الطبری، جامع البیان عن تأویل آي القرآن، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، 2000ء، ج: 23، ص: 491

[39] امام بخاری، صحیح البخاری، کتاب الأحکام، باب: قول اللہ تعالی: أطیعوا اللہ وأطیعوا الرسول وأولي الأمر منكم، مکتبۃ دار السلام، ریاض، 1997ء، حدیث نمبر 7138

[40] سورۃ الأعراف:56

امام قرطبی لکھتے ہیں کہ اس آیت میں ہر اس عمل سے منع کیا گیا ہے جو انسانی معاشرے میں فساد، ظلم یا نقصان کا باعث بنے۔[41]

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے ایک مسلمان کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا:

الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ۔[42]

مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

منشیات کا استعمال اور اس کی تجارت اس حدیث کے منافی ہے، کیونکہ اس کے نتیجے میں بے شمار افراد کی جان، مال، عزت اور امن خطرے میں پڑ جاتے ہیں۔

دینی اور اخلاقی نقصانات

منشیات انسان کو اللہ تعالیٰ کی یاد، نماز، تلاوتِ قرآن اور دیگر عبادات سے غافل کر دیتی ہیں۔ نشہ انسان کے ضمیر کو کمزور کر دیتا ہے، جس کے نتیجے میں جھوٹ، خیانت، بد دیانتی، بے حیائی اور دیگر اخلاقی برائیاں عام ہو جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے شراب کی حرمت بیان کرتے ہوئے اس کی ایک بڑی علت یہ ذکر فرمائی:

وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ۔[43]

شیطان چاہتا ہے کہ شراب کے ذریعے تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روک دے۔

علامہ ابن عاشور لکھتے ہیں کہ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر وہ چیز جو بندے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان رکاوٹ بنے، وہ شریعت کی نظر میں مذموم اور قابلِ اجتناب ہے۔[44]

مندرجہ بالا تفصیل سے واضح ہوتا ہے کہ منشیات کے نقصانات صرف طبی یا نفسیاتی نہیں بلکہ دینی، اخلاقی، خاندانی، معاشرتی اور معاشی بھی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے اس مسئلے کو محض ایک انفرادی برائی نہیں بلکہ پورے معاشرے کے امن و استحکام کے لیے خطرہ قرار دیا ہے۔ قرآن و سنت کی تعلیمات اس حقیقت کو نمایاں کرتی ہیں کہ منشیات سے اجتناب ہی فرد، خاندان اور معاشرے کی حقیقی فلاح اور سلامتی کی ضمانت ہے۔

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں منشیات کے بڑھتے ہوئے رجحان کا تدارک

منشیات کا مسئلہ محض ایک طبی یا قانونی مسئلہ نہیں بلکہ ایک ہمہ جہت دینی، اخلاقی، تعلیمی، سماجی اور معاشی چیلنج ہے۔ اگرچہ حکومتوں کی جانب سے قانون سازی، انسدادِ منشیات کے اداروں کا قیام اور علاج و بحالی کے مراکز قائم کیے جاتے ہیں، لیکن صرف قانونی اقدامات اس مسئلے کے مکمل خاتمے کے لیے کافی نہیں ہوتے۔ اسلام انسان کی ظاہری اصلاح کے ساتھ اس کے باطن کی اصلاح پر بھی زور دیتا ہے، کیونکہ جب انسان کے اندر ایمان، تقویٰ، خوفِ خدا اور احساسِ جوابدہی پیدا ہو جاتا ہے تو وہ خود بخود ہر قسم کی برائی سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔ اسی لیے اسلامی تعلیمات منشیات کے تدارک کے لیے ایک جامع اور دیرپا حل پیش کرتی ہیں۔

ایمان اور تقویٰ کا فروغ

اسلام میں تمام اعمال کی اصلاح کا بنیادی ذریعہ ایمان اور تقویٰ ہے۔ جب انسان یہ یقین رکھتا ہے کہ اسے اپنے ہر عمل کا اللہ تعالیٰ کے حضور جواب دینا ہے تو وہ گناہوں سے اجتناب کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مَخْرَجًا-وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔[45]

اور جو اللہ سے ڈرتا ہے، اللہ اس کے لیے نکلنے کا راستہ پیدا کر دیتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا۔

امام ابن کثیر لکھتے ہیں کہ تقویٰ انسان کو گناہوں سے بچاتا اور مشکلات سے نجات دلاتا ہے۔[46]

لہٰذا نوجوانوں میں ایمان، تقویٰ اور آخرت کے تصور کو مضبوط کرنا منشیات کے تدارک کا بنیادی ذریعہ ہے۔

---

[41] محمد بن احمد القرطبی، الجامع لأحکام القرآن، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، 2006ء، ج: 9، ص: 318

[42] امام بخاری، صحیح البخاری، کتاب الإیمان، باب: المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ، حدیث نمبر 10

[43] سورۃ المائدۃ: 91

[44] محمد الطاہر ابن عاشور، التحریر والتنویر، ج: 7، ص: 36

[45] سورۃ الطلاق: 2-3

[46] اسماعیل بن عمر ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ج: 8، ص: 156

دینی واخلاقی تربیت

اسلام بچوں اور نوجوانوں کی دینی واخلاقی تربیت پر خصوصی زور دیتا ہے۔ اگر بچپن ہی سے قرآن، سنت، سیرتِ نبوی ﷺ اور اسلامی اخلاق کی تعلیم دی جائے تو ان میں منفی رجحانات پیدا ہونے کے امکانات کم ہو جاتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَهُ أَفْضَلَ مِنْ أَدَبٍ حَسَنٍ۔ [47]

باپ اپنی اولاد کو بہترین ادب وتربیت سے بڑھ کر کوئی تحفہ نہیں دے سکتا۔

دینی تربیت انسان کے اندر خود احتسابی، حیا، صبر اور ذمہ داری کا احساس پیدا کرتی ہے، جو منشیات سے بچاؤ میں مؤثر کردار ادا کرتی ہے۔

صالح صحبت اور نیک ماحول کی فراہمی

بری صحبت نوجوانوں کو منشیات کی طرف مائل کرنے کا ایک اہم سبب ہے، جبکہ صالح دوست انسان کو نیکی کی طرف راغب کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

الرَّجُلُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ، فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ۔ [48]

آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، لہٰذا ہر شخص کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس سے دوستی کر رہا ہے۔

اس حدیث کی روشنی میں والدین، اساتذہ اور معاشرے کی ذمہ داری ہے کہ نوجوانوں کے لیے صالح ماحول اور مثبت سرگرمیوں کا اہتمام کریں۔

خاندان کا مؤثر کردار

خاندان اسلامی معاشرے کی بنیادی اکائی ہے۔ والدین کی محبت، نگرانی، حسنِ تربیت اور اولاد کے ساتھ مسلسل رابطہ نوجوانوں کو منشیات سے محفوظ رکھنے میں نہایت اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا۔ [49]

اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو آگ سے بچاؤ۔

امام طبری لکھتے ہیں کہ اس آیت میں والدین کو اپنے اہلِ خانہ کی دینی واخلاقی تربیت کا مکلف بنایا گیا ہے۔ [50]

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر

اسلام معاشرے کے ہر فرد کو نیکی پھیلانے اور برائی روکنے کی ذمہ داری دیتا ہے۔ منشیات کی روک تھام میں بھی یہ اصول بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ۔ [51]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ۔ [52]

تم میں سے جو کوئی برائی دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے روکے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے، اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو دل سے برا جانے، اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔

---

[47] امام ترمذی، جامع الترمذي، کتاب البر والصلۃ، باب: ماجاء في أدب الولد، مکتبۃ دار السلام، ریاض، 2007ء، حدیث نمبر 1952

[48] امام ابو داؤد، سنن أبي داود، کتاب الأدب، باب: من يؤمر أن يجالس، حدیث نمبر 4833

[49] سورۃ التحریم: 6

[50] محمد بن جریر الطبری، جامع البیان عن تأویل آي القرآن، ج: 23، ص: 491

[51] سورۃ آل عمران: 104

[52] القشیری، صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب: بیان کون النھي عن المنکر من الإیمان، حدیث نمبر 49

حکومتی ذمہ داریاں

اسلامی ریاست پر لازم ہے کہ وہ منشیات کی پیداوار، اسمگلنگ، خرید و فروخت اور استعمال کی روک تھام کے لیے مؤثر قانون سازی کرے، مجرموں کو مناسب سزائیں دے، عوامی آگاہی مہم چلائے اور نشے کے عادی افراد کی علاج و بحالی کا مؤثر نظام قائم کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ۔[53]

امام ماوردی لکھتے ہیں کہ اسلامی حکومت کی بنیادی ذمہ داریوں میں عوام کے دین، جان، عقل اور مال کا تحفظ شامل ہے۔[54]

علاج، توبہ اور معاشرتی بحالی

اسلام گناہ گار کے لیے توبہ کا دروازہ ہمیشہ کھلا رکھتا ہے۔ اس لیے منشیات کے عادی افراد کو معاشرے سے الگ کرنے کے بجائے ان کی اصلاح، علاج، نفسیاتی رہنمائی اور سماجی بحالی کا اہتمام کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ۔[55]

امام ابن قیم لکھتے ہیں کہ سچی توبہ انسان کی زندگی میں مکمل تبدیلی پیدا کر دیتی ہے اور اسے دوبارہ نیکی کے راستے پر گامزن کر دیتی ہے۔[56]

اسلامی تعلیمات کا مطالعہ یہ واضح کرتا ہے کہ منشیات کے بڑھتے ہوئے رجحان کا مؤثر تدارک صرف قانونی پابندیوں سے ممکن نہیں بلکہ اس کے لیے ایمان و تقویٰ، دینی و اخلاقی تربیت، مضبوط خاندانی نظام، صالح ماحول، امر بالمعروف و نہی عن المنکر، حکومتی ذمہ داریوں کی ادائیگی اور نشے کے عادی افراد کی علاج و بحالی جیسے تمام پہلوؤں کو یکجا اختیار کرنا ضروری ہے۔ یہی جامع اسلامی حکمتِ عملی فرد اور معاشرے کو اس مہلک فتنے سے محفوظ رکھنے کی بہترین ضمانت فراہم کرتی ہے۔

خلاصہ بحث

منشیات کا بڑھتا ہوا رجحان عصر حاضر کے اہم سماجی، اخلاقی، طبی اور معاشی مسائل میں شمار ہوتا ہے، جس کے منفی اثرات فرد، خاندان اور پورے معاشرے پر مرتب ہو رہے ہیں۔ خصوصاً نوجوان نسل اس مہلک فتنے کا زیادہ شکار ہو رہی ہے، جس کے نتیجے میں جسمانی بیماریوں، ذہنی اضطراب، خاندانی انتشار، جرائم، بے روزگاری اور اخلاقی زوال میں اضافہ دیکھنے میں آ رہا ہے۔ زیرِ نظر تحقیقی مطالعے میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں منشیات کے بڑھتے ہوئے رجحان کے اسباب، نقصانات اور ان کے مؤثر تدارک کا تحقیقی و تجزیاتی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ تحقیق میں قرآنِ مجید کی متعلقہ آیات اور احادیثِ نبوی ﷺ کی روشنی میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ اسلام ہر اس چیز کو حرام قرار دیتا ہے جو انسانی عقل، صحت، اخلاق اور معاشرتی امن کو نقصان پہنچائے۔ قرآنِ کریم نے خمر کو شیطانی عمل قرار دے کر اس سے اجتناب کا حکم دیا ہے، جبکہ سنتِ نبوی ﷺ نے "جامع اصولوں کے ذریعے ہر قسم کی قدیم و جدید نشہ آور اشیاء کی حرمت کو واضح کیا ہے۔ اس کے علاوہ فقہائے اسلام اور معاصر علماء کی آراء کی روشنی میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ تمام جدید منشیات شرعاً حرام ہیں، کیونکہ ان کی علت عقل کا زائل ہونا اور انسانی جان و مال کو نقصان پہنچانا ہے۔ تحقیق سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ منشیات کی روک تھام صرف قانونی اقدامات سے ممکن نہیں بلکہ اس کے لیے ایمان و تقویٰ، دینی و اخلاقی تربیت، مضبوط خاندانی نظام، صالح صحبت، مؤثر تعلیمی کردار، سماجی شعور، امر بالمعروف و نہی عن المنکر، حکومتی قانون سازی اور نشے کے عادی افراد کی علاج و بحالی جیسے اقدامات ناگزیر ہیں۔ یہ مطالعہ اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ اگر اسلامی تعلیمات کو انفرادی، خاندانی، تعلیمی اور ریاستی سطح پر عملی طور پر نافذ کیا جائے تو منشیات کے بڑھتے ہوئے رجحان میں نمایاں کمی لائی جا سکتی ہے اور ایک صحت مند، بااخلاق اور پرامن اسلامی معاشرہ تشکیل دیا جا سکتا ہے۔

---

[53] سورۃ النحل: 90

[54] علی بن محمد الماوردی، الأحکام السلطانیۃ، دار الحدیث، قاہرہ، 2006ء، ص: 58

[55] سورۃ الزمر: 53

[56] محمد بن أبي بکر ابن قیم الجوزیۃ، مدارج السالکین، دار الکتاب العربي، بیروت، 1996ء، ج: 1، ص: 308